Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھ سال میں قریباً سوا دو کروڑ روپے کی وصولی

سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر

لندن میں عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کا کامیاب انعقاد

ناروے اور سپین میں مساجد کیلئے جگہوں کی خریداری

جماعتِ احمدیہ پر صد سالہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں خدائی افضال کا تذکرہ

امریکہ میں قرآن عظیم کے بیس ہزار نسخوں کی اشاعت، فرانسیسی، روسی اور دیگر تراجم کی تیاری

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

(۳)

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن اپنی تقریر میں خدائی فضلوں اور انعامات کا ذکر کرتے ہوئے انکشاف فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ۱۹۷۳ء سے لے کر اب تک دُنیا بھر کے احمدی احباب کے چندوں سے تقریباً دو کروڑ ۱۹ لاکھ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جب مَیں نے آج سے چھ سال قبل اِس سکیم کے اجراء کا اعلان کیا تھا تو مَیں نے دُنیا بھر کی احمدی جماعتوں سے سولہ سال کے اندر ڈھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا جس کے جواب میں محض خدا کے فضل و کرم سے قریباً دس کروڑ روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے اور ابھی جبکہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کو سو سال پورے ہونے میں نو سال باقی ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے قریباً اتنی نقد رقم موصول ہو چکی ہے جس کے لئے مطالبہ کیا گیا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس موقع پر دیگر جماعتی تنظیموں کی کارکردگی کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ ۲۷ دسمبر کو مَیں جو تقریر کیا کرتا ہوں نفسِ مضمون کے لحاظ سے اس کا عنوان ہوتا ہے

ہوئیں تیرے فضلوں کا منادی

اِس میں دورانِ سال جماعت پر ہونے والے افضال و برکات کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے حضور نے فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مکمل طور پر ذکر کر ہی نہیں سکتے کیونکہ سارے سال کے دوران کوئی ساعت اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی نہیں ہوتی اور صفاتِ باری کے یہ جلوے، پیار کے رنگ میں اور اسلام کو سربلند کرنے کے رنگ میں، اور دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم اسلام کے حق میں برپا کرنے کے رنگ میں ہمیں سارا سال ہی نظر آتے رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس سلسلہ میں خلافتِ ثالثہ کی ایک انتہائی اہم اور تاریخی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس وقت بڑی تسلی اور اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ ردّی کاغذ کی طرح میرے فیصلوں کو پھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں نے بڑا ڈر ڈر کر اِس بارے میں احباب جماعت کے سامنے مطالبہ پیش کیا تھا اور میرا اندازہ تھا کہ اگلے سولہ سال میں دو کروڑ پچاس لاکھ روپے آنے والی صدی کے استقبال کے لئے جمع ہو سکیں گے لیکن مَیں نے جتنا مطالبہ کیا تھا قریباً اتنی رقم ابھی چھ سال کے اندر جمع ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور نے فرمایا کہ اِس خطیر رقم کی وصولی کا انتظام طے کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۷ صفر ۱۴۰۰ھ ۶ صلح ۱۳۵۹ھش ۶ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہم سب پر سلامت رکھے۔ آمین

نیا سال مبارک ہو!

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ تمام ملّتِ اسلامیہ اور عزیز وطن پاکستان کو اور تمام احبابِ جماعت اور بہنوں اور بچوں کو نیا سال مبارک کرے ہر قسم کے خوف و حزن سے محفوظ رکھے اور دُنیا اور آخرت کے حسنات سے دامن بھر دے۔ خدا کرے یہ نیا سال سب کے لئے پہلے سے بڑھ کر خوشیوں، رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کا سال بنے اور بندگانِ خدا اپنے ربّ کی رضا کے سائے تلے اکٹھے ہو جائیں۔

یاد رکھیں زندگی کا ہر نیا دَور جہاں خوش آئند توقعات لے کر آتا ہے وہاں سابقہ کوتاہیوں کے ازالہ اور آئندہ ذمہ داریوں سے بہتر رنگ میں عہدہ برآ ہونے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔

وقفِ جدید کی ذمہ داریاں بھی آپ سے ناقدانہ جائزے کا تقاضا کرتی ہیں۔ کیا سالِ گزشتہ کی سب ذمہ داریاں آپ نے بحیثیت جماعت اور بحیثیت فرد پوری کر دیں؟ اور کیا آئندہ پہلے سے بھی بڑھ کر قربانی کا عزم صمیم کر چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار اور حافظ و ناصر ہو اور زندگی کے ہر میدان میں سابقت کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ صفر ۱۴۰۰ھ
۶ صلح ۱۳۵۹ ہش

افضالِ خداوندی پر شکر گزاری کا طریق

ہمارے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر جس شان سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا نزول ہوا اُس پر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور کرتے چلے جائیں کہ جس سے شکر گزاری کا حق ادا ہو سکے تا خدا تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہمیں مزید فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنائے۔

جہاں تک شکر گزاری کے اصل طریق کا تعلق ہے سو یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اس کے لئے محض زبانی شکر ادا کرنا کافی نہیں ہے بلکہ زبانی شکر کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اطاعتِ الٰہی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنے عمل سے شکر گزار ہونے کا ثبوت دے۔ چنانچہ سورۃ لقمان میں جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو حکمت عطا کئے جانے کا ذکر فرمایا ہے وہاں اس کی وجہ یہ بیان کی ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے اس کے شکر گزار بندوں میں شامل ہوں۔ حضرت لقمان نے خود ہی شکر گزاری کا حق ادا نہیں کیا بلکہ اپنے بیٹے کو بھی شکر گزار بننے کی تلقین کرتے ہوئے اسے شکر گزاری کے طریق سے بھی تفصیلی طور پر آگاہ فرمایا۔ سورۃ لقمان از اوّل تا آخر شکر گزاری کے اصل طریق اور اُس کی تفصیل پر مشتمل ہے۔ خلاصہ اور لب لباب اس تفصیل کا یہ ہے کہ شکر گزاری کا حق اُس وقت ادا ہوتا ہے کہ جب انسان اپنی ساری توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور پھر اُس کے بے شمار و لاتعداد احسانات کو یاد کر کے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں منہمک رہتا ہے۔ اس کے بغیر شکر گزاری کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

سو جلسہ سالانہ پر نازل ہونے والے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کے تعلق میں شکر گزاری کا حق ادا کرنے کا ایک اہم اور بنیادی تقاضا یہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور علماء سلسلہ نے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے ضمن میں ہمیں جن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور عملی الخصوص جن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دیا ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم انہیں کما حقہٗ ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں اور ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور کمال تضرع اور عاجزی سے یہ دعائیں مانگیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے ان کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر خاص جلسہ سالانہ کے تعلق میں شکر گزاری کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص ابھی سے یہ عزم کرے کہ وہ بشرطِ زندگی اگلے سال بھی جلسہ سالانہ میں مع اہل و عیال ضرور شریک ہوگا اور اس عزم کے پورا ہونے کے لئے خدا سے توفیق طلب کرتا رہے۔ ابھی سے یہ عزم کرنا اور اپنے اس عزم کو پورا کرنے کے لئے ساعی ہونا اس لئے ضروری ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے یہ پختہ عہد لیا ہوا ہے کہ جب بھی ہماری زندگی میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کا موقع آئے گا ہم پورے عزم و تہیہ کے ساتھ اس میں شرکت کرنے کے لئے مرکز سلسلہ میں جا حاضر ہوں گے۔ ہر احمدی بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانع قویہ سال بہ سال اس عہد کو زندگی بھر نبھانے کا پابند ہے اور یہ عہد نہیں نبھ سکتا جب تک کہ ہم جلسہ سالانہ میں شرکت کا شروع سال ہی سے عزم نہ کریں اور پھر تدبیر اور دعاؤں کے ذریعہ اس عزم کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس عہد کو نبھانے کی اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کم مقدرت احباب کو توجہ دلائی ہے کہ وہ شروع سال سے ہی قناعت شعاری سے کام لے کر ہر روز یا ماہ بماہ کچھ رقم پس انداز کر کے علیحدہ رکھتے جائیں تا کہ ایک سال گزرنے کے بعد پھر جلسہ کے انعقاد کا موقع آئے تو اس کے اخراجات سفر کے لئے بآسانی رقم مہیا ہو سکے اور اس طرح کمی مقدرت ان کی شرکت میں روک نہ بن سکے۔

پس ہمارے ستاسی ویں جلسہ سالانہ پر نازل ہونے والے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں پر شکر گزاری کا ایک ضروری طریق یہ بھی ہے کہ ہم سب (یعنی ذی مقدرت احباب بھی اور کم مقدرت احباب بھی) ابھی سے یہ عہد کریں کہ ہم بشرطِ زندگی ۸۸ ویں جلسہ سالانہ میں جو انشاء اللہ العزیز ایک سال بعد منعقد ہوگا۔ ضرور شرکت کریں گے اور اس طرح پہلے سے بڑھ کر فضلوں اور رحمتوں کے مورد بنیں گے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اس عہد اور عزم کو نبھانے کے لئے قناعت شعاری کی تدبیروں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ذریعہ ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ اور اپنی ان کوششوں کو سال بھر جاری رکھیں۔ اطاعت الٰہی کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کے ساتھ ساتھ شکر گزاری کا یہ پہلو جلسہ سالانہ کے تعلق میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ پر غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں سے متمتع ہونے پر شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم محض اُس کے فضل سے اس کے شکر گزار بندوں میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکیں۔ آمین ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف شیریں کلام

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل پُر معارف شیریں کلام مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی نے خوش الحانی سے پڑھا:

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے۔ اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبحَانَ مَنْ یَّرَانِی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت
لرزاں ہیں اہلِ قربت کرّوبیوں پہ ہیبت
ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شکرِ نعمت
ہم سب ہیں اس کی صنعت ایسے کرو محبت
غیروں سے کرنا اُلفت کب چاہے اسکی غیرت
یہ روز کر مبارک سُبحَانَ مَنْ یَّرَانِی

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اُس بن نہیں گزارہ غیر اُسکا جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبحَانَ مَنْ یَّرَانِی

یارب ہے تیرا احساں مَیں تیرے در پہ قرباں
تُو نے دیا ہے ایماں تُو ہر زماں نگہبان
تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحمٰن
یہ روز کر مبارک سُبحَانَ مَنْ یَّرَانِی

لُطفِ تو ترکِ طالباں نکند
کس بکارِ رہت زیاں نکند
ذاتِ پاکت بس است یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

ہُوئے ہم تیرے اے قادر توانا
ترے در کے ہُوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا
مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفّار و ہادی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعادِی

تجھے دُنیا میں ہے کس نے پُکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تُو ہی ہے۔ سب سے پیارا
ہُوا مَیں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعادِی

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے اک بُت بنایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا
وہی جس کو کہیں ربّ البرایا
ہُوا ظاہر وہ مجھ پہ بالا یادی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعادِی

(انتخاب از درثمین اردو و فارسی)

ضرورت ہے

ہمیں ایک کوالیفائڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مع اسناد کی فوٹو سٹیٹ نقول بھجوا دیں۔ مقامی جماعت احمدیہ کے صدر کی تصدیق بھی ضروری ہے۔
(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے دوسرے اجلاس میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے "فلسفۂ زکوٰۃ" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ

اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

اسلام اپنے ماننے والوں میں تسلیم و رضا کا ایسا جذبہ پیدا کرنا چاہتا ہے کہ سب اپنی ضمیر کی آواز پر فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ کے جذبہ کے ساتھ آگے بڑھیں۔ حکمرانوں اور سربراہوں میں بیلاگ خیر خواہی۔ جذبہ شفقت و الفت اور ہمدردی اور ایثار معیاری کردار اور ذاتی نمونہ اتنا اعلیٰ اور اتنا نمایاں ہو کہ بیلاگ ایسے محبوب حکمرانوں کے اشاروں پر کٹ مرنے پر آمادہ ہو۔ ایک آواز پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ گویا حکمران اور بیلاگ دونوں اس ارشاد نبوی کے مصداق ہوں۔ خِیَارُ کُمْ اَئِمَّتُکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ لَھُمْ وَیَدْعُوْنَ لَکُمْ۔ [1]

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدینؓ کا اسوہ ایسا ہی اعلیٰ و ارفع تھا اور اسی وجہ سے صحابہؓ اور ان کے بعد تابعین محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ ان میں ایثار و قربانی کی ایسی مثالیں ہمیں ملتی ہیں کہ تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جنگ تبوک کے موقعہ پر جب مالی قربانی کی ضرورت پیش آئی تو حضرت ابوبکرؓ اپنا سارا مال اٹھا کر لے آئے اور حضور کے قدموں میں پیش کر دیا۔ یہی حال دوسرے صحابہؓ کا تھا کہ وہ حضور علیہ السلام کی مرضی کے تابع یوں چلتے تھے جیسے خون دل کی حرکت کے ساتھ رگوں میں دوڑتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ ہی کی بات ہے کہ آپ نے ایک مالدار کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اپنا محصل بھیجا اس نے اقتصاد کا اظہار کرتے ہوئے محصل کو جواب دیا "ہر وقت چندے کی فکر ہے"

آپ کو جب یہ رپورٹ ملی تو آپ نے فرمایا۔

"ناشکرا پن ہے وہ غریب تھا اللہ تعالےٰ نے اسے غنی کیا۔ بجائے اس کے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل پر شکر کرتا وہ ایسا کہتا ہے۔ اچھا اب آئندہ اگر وہ زکوٰۃ دے بھی تو ہم قبول نہیں کریں گے۔

جب اس کو اس سزا کا علم ہوا تو ندامت کے مارے اس کی دنیا اندھیر ہو گئی۔ اور وہ اپنا مال لے کر فوراً حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن اس کی قربانی قبول نہ ہوئی اور وہ بصد حسرت و یاس واپس چلا گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں مال لے کر حاضر ہوا لیکن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

جس مال کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کیا میں اسے کیسے قبول کروں۔

تاریخ میں آتا ہے کہ وہ ہر سال زکوٰۃ میں ایک بہت بڑا گلہ لاتا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کا ایک ہی جواب تھا کہ میں تمہاری زکوٰۃ نہیں لے سکتا کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری زکوٰۃ قبول نہیں فرمائی تھی وہ یہ بات سنکر روتے ہوئے واپس چلا جاتا [2]

یہ ہے وہ جذبہ جو اسلام اپنے راہ نماؤں اور پیروؤں میں پیدا کرنا چاہتا ہے کہ دلی جوش قرین عمل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں جبری احکام بہت ہی تھوڑے اور جو ہیں وہ بڑے ہی آسان ہیں۔

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان ہیں جو سب کے سب بہت آسان ہیں۔

— اوّل :۔ یہ کہ دل میں یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں

— دوسرے۔ پانچ وقت نماز ادا کرنا۔

— تیسرے سال میں ایک ماہ کے روزے رکھنا

— چوتھے۔ اپنے مال کا ایک قلیل حصہ بطور زکوٰۃ ادا کرنا

— اور پانچویں اگر مالی استطاعت ہو اور صحت اجازت دے حالات سازگار ہوں تو عمر بھر میں ایک بار بیت اللہ کا حج کرنا

جس شخص نے خلوص دل کے ساتھ ان ارکان کی پابندی کی وہ نجات پا گیا خدا کے حضور مقبول ہوا۔ اس کے دین و دنیا سنور گئے۔ اس وقت میرے پیش نظر اسلام کے چوتھے رکن زکوٰۃ کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرنا ہے۔ لیکن پہلے چند اصولی باتیں سن لیجئے۔

بعض انسانوں کی خواہش ہوتی ہے کہ نہ ہمیں کوئی کمانے سے روکے نہ خرچ کرنے سے۔ جس طرح ہم چاہیں کمائیں جس طرح ہم چاہیں خرچ کریں کسی کو دخل دینے کا حق نہیں۔ قرآن کریم نے ان قدیم لیکن فاسد خیالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ

(ھود ۸۸)

انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ جس چیز کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں اسے ہم چھوڑ دیں یا اس بات کو ترک کر دیں کہ اپنے مالوں کے متعلق ہم جو چاہیں کریں۔ پھر طنزاً کہا تم تو بڑے عقلمند اور سمجھدار آدمی لگتے ہو۔

خدا کے مقربین ہمیشہ ایسے فاسد نظریات کے مخالف رہے ہیں اور انہوں نے اس صداقت کی مسلسل تبلیغ کی ہے کہ کمائی کے وہ ذرائع جس سے دوسروں کے حقوق تلف ہوں فساد کا موجب ہوں گے۔ اس طرح اپنی کمائی ہوئی دولت کے خرچ میں کھلی آزادی بھی باعث ہلاکت ہو گی پس ہر دو امور میں انسان پر ایسی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ جن سے عدل اقتصادی اور امن عالم کا قیام وابستہ ہے۔

فلسفۂ زکوٰۃ

اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرنا ایک بہت بڑی نیکی اور ملک کی خوشحالی کی ایک یقینی ضمانت ہے۔ جو قومیں ذخیرہ اندوزی اور مال جمع کرنے کی عادی ہیں۔ اور قومی ضرورتوں اور رفاہ عامہ کے کاموں میں کھلے دل سے خرچ کرنے سے ہچکچاتی ہیں تباہی اور بربادی ان کے دروازہ پر کھڑی ہوتی ہے۔ فتنہ و فساد بدامنی و انتشار اس ملک کا نصیبہ بن جاتا ہے جس میں ایسی قوم بستی ہو۔

انسان کے پاس جو مال ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اور اس کی امانت ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ اس امانت میں سے کچھ واپس لینا چاہے۔ اور بندے کو کہے کہ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے وہ اس کی راہ میں کچھ خرچ کرے تو خوشی اور پورے انشراح

---

[1] کتاب الامارۃ باب خیار الائمۃ وشرارھم)

[2] حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک خطبہ کا ملخص (الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ماننا اور اس کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی عین سعادت اور اس کے مزید فضلوں کے مورد بننے کا یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔

الخلق عیال اللہ کے تحت زیست کے لحاظ سے سب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور ایک جیسا حق اور ایک جیسا درجہ رکھتے ہیں اور دنیا کے تمام اموال میں وہ برابر کے شریک ہیں تاہم اپنے اپنے وسائل اور استعداد یافت کے لحاظ سے مقدار ملکیت اختیار تصرف میں وہ ایک جیسے نہیں ہیں۔ بلکہ حالات کے اعتبار سے کسی کے پاس مال زیادہ ہوتا ہے۔ اور کسی کے پاس کم۔ ایک شخص کمانے کے زیادہ بہتر ڈھنگ جانتا ہے اور دوسرا اس راہ میں اناڑی اور بے وسیلہ ہے۔ لیکن اس تفاوت کی وجہ سے کمزور بے وسیلہ اور نادار اور اپنے اصل حق زیست سے محروم نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کی آیت

وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ
(الذٰریٰت ۲۰)

میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ پس مالداروں پر فرض ہے کہ ان کے اموال میں جو دوسروں کا حق ہے وہ بخوشی اور پوری فراخ دلی کے ساتھ ادا کریں۔ اس میں ان کی اپنی بھلائی اور ان کی تحویل میں جو مال ہے اس کی حقیقی حفاظت کا راز مضمر ہے۔

غرباء اور نادار لوگوں کو یہ حکم ہے کہ وہ دوسروں کے مال کو حرص و لالچ اور بغض و عناد کی نظر سے نہ دیکھیں اور ناجائز طریق سے اسے ہتھیانے اور اس پر زبردستی قبضہ کرنے کا اختیار نہ کریں۔ دوسری طرف مالداروں کو یہ حکم ہے کہ وہ معاشرے کے غرباء اور ناداروں کا خیال رکھیں۔ اور ضروریات زندگی۔ خوراک۔ لباس اور رہائش وغیرہ کے مسائل میں انہیں ایسے حال میں نہ رہنے دیں جو ناگفتہ بہ ہو۔ اور اس میں انہیں تنگی اور دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ پس اگر مالدار اور امراء یہ چاہتے ہیں کہ غرباء اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مانیں جو دوسروں کے مال پر دست درازی نہ کرنے کے بارے میں انہیں دیا گیا ہے۔ تو ان کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو مانیں۔ اور صدق دل سے اس پر عمل کریں جو ان کو دنیا سے غربت۔ احتیاج اور بھوک کو مٹانے اور اسے کم کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے کے بارے میں دیا گیا ہے۔

اس وقت دنیا کو کئی معاشی مسائل درپیش ہیں۔ لیکن سب سے بڑا مسئلہ غیر مساوی تقسیم دولت کا ہے۔ ایک طبقہ جہاں انتہائی امیر ہے وہاں ایک طبقہ انتہائی غریب اور خستہ حال ہے۔ اس غیر طبعی تفاوت کی وجہ سے دونوں طبقوں میں منافرت اور مغائرت پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس طرح ان میں حسد اور بغض، کینہ اور انتقام جیسے مکروہ جذبات بار بار ہیجانی کیفیات اور انقلابی شور و شر کا باعث بن رہے ہیں اور دنیا نے اب تک اس عذاب سے نجات نہیں پائی۔ ایک طرف اگر سرمایہ دار اپنے وسائل کے بل بوتے پر مزید دولت کما کما کر جمع کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف غریب اپنی محنت فروخت کرنے کی فکر میں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان کی محنت کی صحیح قیمت دینے والا ملنا ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ امیر و غریب کی اس وسیع خلیج کو پاٹنے کا بہترین ذریعہ انفاق فی سبیل اللہ ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی عادت سے یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ ہر ایک کو اس کا صحیح حق ملنا چاہیئے۔ اور کسی کو محرومی کا احساس نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

اسلام نے جہاں انفاق فی سبیل اللہ کی پرزور تحریک فرمائی ہے۔ وہاں اس کی غرض بھی متعین کر دی۔ یعنی خرچ کرنے والے کا مقصد محض رضائے الٰہی ہو کوئی دنیوی غرض اس کے پیچھے کارفرما نہ ہو۔ ورنہ خود غرضی۔ لالچ۔ ایک سے دس کمانے کی حرص اور دوسروں پر احسان جتلانے کی بدعادت سے نجات مشکل ہوگی۔ اور وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا جس کے لئے کمائے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے کی اتنے زور کے ساتھ تحریک کی گئی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کے نظام کو دوام بخشنے اور اسے سہولت جاری رکھنے کے لئے اسلام نے کفایت اور تکلیف سے پاک زندگی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ اور اسراف کی راہوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کیونکہ تکلفات کی راہیں بے شمار ہیں۔ اگر انسان ان میں پڑ جائے تو دولت قارون بھی ناکافی ہے اور جب ذاتی اخراجات اتنے بڑھے ہوئے ہوں اور انسان تکلفات کا شکار ہو تو انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس کے پاس کیا بچے گا۔

انفاق فی سبیل اللہ کی اقسام

اسلامی اصطلاح میں انفاق فی سبیل اللہ کا دوسرا نام صدقہ ہے اور صدقہ کی کئی اقسام ہیں مثلاً

۱۔ قومی اور اجتماعی ضروریات میں مال خرچ کرنا اس کے لئے قومی ضرورت اور خلیفۂ وقت یا اسلامی حکومت کے سربراہ کی طرف سے مطالبہ شرط ہے اگر اجتماعی خطرات منڈلا رہے ہوں۔ اور دینی قیادت مطالبہ کرے کہ جس کے پاس جو کچھ ہے وہ لے آئے تاکہ ان خطرات کا مقابلہ کیا جا سکے تو سب کا فرض ہو جاتا ہے کہ جو بھی جس کے پاس ہے وہ لا کر پیش کر دے۔ ارشاد الٰہی

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ
اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ (توبہ ۱۱۱)

میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ بچت اور زائد از ضرورت مال میں سے خرچ کرنا۔ اس کی آگے دو قسمیں ہیں۔ طوعی خرچ۔ اور لازمی خرچ

الف۔ طوعی خرچ جس کی تعیین انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے جیسے نفلی صدقات ہیں۔ جنہیں انسان کے اندرونی تقویٰ کے فیصلہ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی طرح شکرانہ۔ احسان کا بدلہ دینا تحائف اور معاشرتی تعلقات کی بہتری کے لئے مختلف قسم کے اخراجات ہیں۔ یہ سب طوعی خرچ میں شامل ہیں۔

ب۔ لازمی خرچ جسے ایک مسلمان عمومی لحاظ سے اختیار کرنے کا پابند ہے۔ جیسے اجتماعی لازمی چندہ جات ہیں۔ جو علم کی تعلیم اور اشاعت اسلام کے کام کو جاری رکھنے کیلئے خلیفۂ وقت کی طرف سے بلائی گئی مجلس مشاورت نے تجویز کئے ہوں اور خلیفۂ وقت نے اس کی منظوری دی ہو ایک عادل حکومت کی طرف سے عائد کردہ محصولات بھی اسی قسم میں شامل ہو۔ علاوہ ازیں نفقۂ اقارب۔ حق الخدمت۔ صدقۃ الفطر۔ فدیہ۔ کفارہ اور نذر کے اخراجات بھی اسی لازمی خرچ کے حصے ہیں۔

ج۔ لازمی خرچ کی ایک اہم ترین قسم زکوٰۃ ہے کیونکہ وہ قلیل ترین اور کم از کم انفاق فی سبیل اللہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے ہر حال میں لابدی ہے۔ خواہ ملک اور معاشرہ کو اس انفاق کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت بھی ضروری ہوگی جبکہ معاشرہ کی تمام قومی اور انفرادی ضرورتیں دوسرے ذرائع سے باحسن وجوہ پوری ہو رہی ہوں کیونکہ یہ مالی خرچ دراصل اس غرض کے لئے عائد کیا گیا ہے۔

افراد کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت پڑے اور اس طرح اکتناز۔ بخل اور حرص کی جڑیں کٹ جائیں۔ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو جائے اور قومی ضرورت کے وقت لوگ بخوشی مالی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس طرح معاشرہ ظالم اور بخیل افراد کی احتیاج سے محفوظ ہو جائے۔ زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک کرنا۔ نشوونما دینا۔ خوشحالی سے ہم کنار کرنا۔ اس لحاظ سے جو مسلمان خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کی خاطر زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اکتناز اور مال جمع کرنے کی حرص سے پاک کرتا ہے (باقی)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہی انسان کی سعادت اور تقوے شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں قلبی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور کل اثاثہ البیت لے کر حاضر ہو گئے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ستاسی ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی بقیہ کارروائی

نائیجرین وفد کے نمائندہ کی تقریر

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کی تقریر کے بعد مکرم محمد محمود شائے نو صاحب نمائندہ نائیجرین وفد نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے فرمایا میں اپنے مقدس آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، منتظمین جلسہ سالانہ کے میزبانوں اور دنیا بھر سے جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے احباب کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہوں۔

اس کے بعد فرمایا۔ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کا یہ پہلو میرے لئے خاص طور پر جذباتی بن گیا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں میں نے دوسری بار حج بیت اللہ کا ارادہ کیا لیکن دفتری مجبوریاں آڑے آگئیں اور میں اس ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکا۔ گذشتہ سال میں نے جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے کی تیاری مکمل کر لی تھی۔ لیکن سارے لوازمات پورے کر لینے کے بعد بالکل آخری لمحہ پر دفتری حالات روک بن گئے۔ اور یہ سفر منسوخ کرنا پڑا۔ اس سال حالات گذشتہ دونوں سالوں سے مختلف نہیں تھے۔ گذشتہ سال اکتوبر میں گھانا میں امریکن طرز کا صدارتی طریق حکومت شروع ہوا۔ مجھے عام سول سروس کے فرائض سے سبکدوش کر کے اپنی اسٹیٹ کی طرف سے گورنمنٹ کے اقتصادی مشیر کی حیثیت سے میرا تقرر کیا گیا۔ اس وقت کی ظاہری اور قطعی پابندیوں کے باوجود میرے قادر و توانا خدا نے اپنے خاص فضل سے مجھے یہ موقع عطا فرمایا کہ ۱۹۷۷ء میں جو میں حج کے ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکا اور ۱۹۷۸ء میں جلسہ سالانہ پر نہ آسکا اس سال دونوں کو ادا کر سکوں میں اس کے لئے اپنے پیارے خدا کا بہت ہی شکر گزار ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ [illegible] جماعت احمدیہ نائیجیریا کی جماعت احمدیہ کی ترقی سے متعلق کچھ سننا چاہتے ہوں گے۔ سو میں بہت خوشی اور مسرت سے آپ کو یہ اطلاع دیتا ہوں کہ ہماری نائیجیرین جماعت بہت مضبوط اور مؤثر ہے ہماری آبادی پانچ لاکھ کے قریب ہے اور ہماری اپنے فرائض کی بجا آوری بہت مؤثر ہے خاص طور پر تعمیر مساجد کے میدان میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ ہمارے لوکل مشنز اوسطاً پانچ مساجد فی سال کے حساب سے تعمیر کر رہے ہیں۔ اس وقت ملک میں جماعتہائے احمدیہ کی تعداد ۱۲۵ ہے اور وہ مسلسل ترقی کر رہی ہے ہم نے حال ہی میں اوگن اسٹیٹ میں اموسان کے مقام پر ایک نیا ہسپتال قائم کیا ہے اور اب وہاں ہمارے ہسپتالوں کی تعداد ۶ ہو گئی ہے۔ دو اسٹیٹس میں ہفتہ وار نصف گھنٹہ ریڈیو پر "دی وائس آف اسلام" کے نام سے تبلیغی پروگرام نشر کیا جا رہا ہے۔ ہمارے مشن نے لٹریچر کی اشاعت کے میدان میں نمایاں ترقی کی ہے۔ ہم ہفتہ وار اخبار "ٹروتھ" شائع کرتے ہیں جس کا ایک نمونہ اس وقت آپ کو دکھانے کے لئے میرے پاس موجود ہے۔ یوروبا زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن بھی ختم ہو چکا ہے۔ اور اب ہم تیسرا ایڈیشن شائع کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ہمارے تمام پمفلٹ اور کتب ہمارے اپنے آفسٹ پریس میں طبع ہو رہے ہیں ہم فخریہ کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت وہاں ہمارے چھ سیکنڈری سکول ہیں جن میں سے دو سکولوں کو گورنمنٹ نے قومیا لیا ہے۔

آپ نے فرمایا نائیجیریا میں جماعت کا مستقبل بہت روشن ہے۔ ملک کے شمالی علاقہ جہاں سے میں آیا ہوں۔ زیادہ تر ایسا ہے جہاں پہلے احمدیت کی باقاعدہ تبلیغ نہیں ہوتی تھی لیکن اب وہاں یہ حالت ہے کہ ان علماء کو جن کے پاس ہمارے زیر تبلیغ افراد تصدیق یا تردید کے سلسلہ میں جاتے ہیں ہمارے مسائل سے خوب واقفیت ہو چکی ہے۔ اور بہت سے مسائل کے متعلق انہوں نے مضبوط مؤقف اختیار کیا ہے اور ان کے حل کے لئے زیادہ تر وہ انہیں رسائل اور کتب پر انحصار کرتے ہیں جو ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ میں اپنے امیر اور مشنری انچارج مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے اور نائیجیرین جماعت کے افراد کی طرف سے تمام منتظمین اور شرکاء جلسہ سالانہ کو محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نائیجیرین جماعت اور ہمارے مشن سے ملحقہ ممالک بنین اور نائیجر کے ممالک کی جماعتوں کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

اس وقت سے جب ہم پاکستان آئے یہاں کی جماعت نے جس طرح ہمیں آرام اور سہولت پہنچائی میں اپنی طرف سے اور اپنے وفد کے دوسرے ممبروں کی طرف سے ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ جو تاثرات اور تجربات ہم یہاں سے لے کر واپس جائیں وہ ہمارے اعلیٰ کردار اور روحانی مضبوطی کی ضمانت دیں۔ اسی طرح میں آپ سے یہ استدعا بھی کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے منتظرانہ دعائیں کریں کہ ہمیں وہاں کی سوسائٹی میں معاشرتی اور مادی لحاظ سے بلند مرتبہ و حیثیت حاصل ہو تاہم اپنے ملک میں بہتر طور پر تبلیغی خدمات سرانجام دے سکیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء جلسہ جو دور و نزدیک سے سفر کر کے یہاں تشریف لائے ہیں بخیریت واپس تشریف لے جائیں اور انہیں اعلیٰ روحانی فوائد حاصل ہوں۔ آمین۔

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ

مکرم محمد محمود شائے نو صاحب کی تقریر کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ ریاست جموں و کشمیر میں شاہی طبیب تھے ایک دن ریاست کے وزیر اعظم نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اشتہار دیا جو آپ نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد نشان نمائی کی عالمگیر دعوت کے لئے ایشیا۔ امریکہ اور یورپ کے تمام مذہبی عمائد اور مفکرین کو بھجوایا تھا۔ آپ اشتہار پڑھتے ہی عازم قادیان ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رخ مبارک پر آپ کی نظر پڑی تو آپ نے (آپ کے اپنے الفاظ میں) دل میں یہ کہا کہ یہی مرزا صاحب ہیں ان پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں۔

آپ نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اوّل المبائعین اور احمدیت کے صدیق تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریر فرما رہے تھے کہ آپ ایک جوش اور صدق کے نشہ میں سرشار ہو کر اٹھے اور کہا رضینا باللہ ربًّا۔ وبک مسیحًا ومھدیًا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ پر فرحت و انبساط کے آثار پیدا ہو گئے اور آپ خاموش ہو گئے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ ایک فہرست ان غیر مسلموں کی تیار کریں جو ہمارے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے ہیں تعمیل ارشاد میں آپ نے ایک فہرست تیار کی اور اس میں سب سے پہلے اپنا نام درج فرمایا۔ جب بعض دوستوں نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا مجھے حقیقی اسلام کا شرف تو حضرت اقدس علیہ السلام کے ذریعہ ہی حاصل ہوا ہے۔ اس لئے میں نے اپنا نام بھی اس فہرست میں درج کر دیا ہے۔

ایک دفعہ کسی دوست نے آپ سے قادیان سے کہیں باہر جانے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا۔ میرا ایک آقا ہے میں بدوں اس کے اذن کے حرکت نہیں کر سکتا۔ مجھے کوئی حاجت نہیں میری ضروریات کا خدا متکفل ہے۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں۔

مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا آپ کی بلند حوصلگی اور اعلیٰ اخلاق کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ڈاکٹر مارٹن ہنری کلارک کی طرف سے دائر کئے گئے مقدمہ میں گواہی کے لئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی گورداسپور گئے اور عدالت سے باہر نکل کر وہ باہر کسی دوست کی چادر پر بیٹھے تو اس نے ان کے نیچے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی چادر کھینچ لی۔ آپ نے یہ نظارہ دیکھا تو فوراً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پاس گئے اور کہا آیئے آپ ہمارے پاس بیٹھئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگاہ میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کا کیا مقام تھا۔ اس کو واضح کرنے کیلئے مکرم چوہدری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات اور فرمودات پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے آپ کو خدا تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت۔ ابرار و اخیار و مومنین کا فخر۔ مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور ذکی الفہم۔ حمید الفؤاد فصیح اللسان۔ نخبۃ الابرار زبدۃ الاخیار نخبۃ المتکلمین زبدۃ المؤلفین۔ خدام الدین کا سردار سلیم دل اور عظیم خلق والا۔ سب سے زیادہ محبت کرنے والا دوست۔ عاشق قرآن اور دیگر کئی القاب سے نوازا ہے آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "میں ان پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں"۔ "آپ کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے" "آپ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راست باز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس، اللہ کے لئے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا"۔

(آئینہ کمالات اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں خوشنودی کی سند عطا کر کے اس عاشق کا نام روشن فرمایا

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ قادیان میں تمام اہل الرائے احباب حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کی کوٹھی پر جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق ایک تحریر تیار کی جس میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خلافت پر اتفاق کیا۔ اور وہ تحریر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کی بات سنی اور فرمایا "میں دعا کے بعد جواب دوں گا"۔ چنانچہ پانی منگوایا گیا۔ آپ نے وضو فرمایا اور دو نفل ادا کئے اور پھر فرمایا چلو ہم اسی جگہ چلیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے چنانچہ تمام احباب باغ میں تشریف لے گئے وہاں وہ تحریر سنائی گئی جو اہل الرائے احباب نے تیار کی تھی اور آپ سے بیعت کی درخواست کی آپ نے جواب میں ایک تقریر فرمائی اور فرمایا مجھے کسی عہدے یا امام بننے کی خواہش نہیں۔ میں ضعیف ہوں اور اکثر بیمار رہتا ہوں اور خلافت کا کام آسان نہیں۔ لیکن اگر تم میری بیعت کرنا ہی چاہتے ہو تو سن لو بیعت بک جانے کا نام ہے۔ بیعت کرنے کے بعد انسان اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔

بہرحال آپ نے بیعت لی اور پھر حضور علیہ السلام کا جنازہ پڑھایا اس کے بعد نماز عصر ادا کی اور احباب نے حضورؑ کے چہرہ مبارک کی زیارت کی اور پھر تدفین عمل میں آئی خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے بحیثیت سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ اخبار الحکم اور بدر میں بیرونی جماعتوں کو قیام خلافت سے آگاہ کیا۔

مکرم چوہدری صاحب نے فرمایا حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بہت سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں آپ نے واعظین کا تقرر فرمایا۔ جماعت کی دینی تعلیم کا خیال رکھا علوم قرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ یتامیٰ کی بھلائی کا خیال رکھا۔ کسب خیر کی تمام راہوں پر گامزن رہ کر جماعت کے لئے نمونہ ہے جماعت کی روحانی تربیت کی۔ آپ کا سب سے اہم کارنامہ خلافت کو مستحکم اور مضبوط بنانا ہے۔ آپ نے خلافت سے متعلق اہم مسائل کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ اگر آپ بار بار اور پرزور الفاظ میں ان مسائل کو بیان نہ فرماتے تو جماعت کا شیرازہ بکھر چکا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے امت مسلمہ کی تقویت اور وحدت کا سامان کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو کھڑا کر کے جماعت احمدیہ کی وحدت اور تقویت کا انتظام فرمایا۔

آپ کی ذات ہر خاص و عام کے لئے بلا تفریق فیض رساں تھی نہایت سادہ مزاج اور بے تکلف تھے۔ اندرونی و بیرونی نشست میں سادگی ہی سادگی تھی آپ کے دربار میں ہر کس و ناکس کو رسائی حاصل تھی۔ ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرے۔ ضربات آئیں اور دائیں کنپٹی پر گہرا زخم آیا جو بعد میں ناسور بن گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور آپ کو صحت عطا کر دی۔ بیماری کے دوران ایک عرصہ تک اپنی نشست گاہ سے باہر نہ گئے لیکن علاج معالجہ اور تربیت کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی اہم تقاریر اس زمانہ کے بعد کی ہیں۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی اپنی ذات پر نوازشات کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا ستمبر ۱۹۰۴ء میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف پہلی دفعہ حاصل ہوا حضرت والدہ صاحبہ نے بیعت کی تو خاکسار بھی ہمراہ تھا۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں حضورؑ سیالکوٹ تشریف لائے تو حضرت والد صاحب اور چوہدری محمد امین صاحب کی چار روز آپ سے ملاقات ہوتی رہی جس میں آپ سے تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ میں بھی اس ملاقات میں ساتھ ہوتا تھا اور اس طرح میں آپ کو پہچاننے لگ گیا تھا۔ اس کے بعد حضرت والد صاحب عدالتی تعطیلات کی چھٹیوں میں قادیان تشریف لے گئے تو میں بھی ساتھ تھا۔ ان دنوں بھی مجالس میں شرکت کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کا حضرت والد صاحبؓ کے نام خط آیا جس میں تحریر تھا کہ اپنے بچے کی بیعت کروا دیں۔ چنانچہ ستمبر میں قادیان جا کر بیعت کر لی۔ اس سے قبل میں اپنے آپ کو احمدی ہی خیال کرتا تھا لیکن اگر حضرت مولوی صاحبؓ توجہ نہ دلاتے تو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت سے محروم رہ جاتا۔

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا۔ آپ خلیفہ بنے تو خاکسار بیعت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس کے بعد اکثر وقت حضور کی صحبت اور شفقت میں گذرنے کا موقع ملتا رہا۔ ۱۹۱۰ء میں بیماری کے دوران آپ اپنی نشست سے باہر نہ جا سکتے تھے۔ اس لئے مسجد کی بجائے آپ اپنی چارپائی کے پاس ہی نماز ادا کرتے آپ تکیوں کے سہارے بیٹھ کر مریضوں کو دیکھتے۔ حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتے۔ منصب خلافت سے متعلق احکام اور ہدایات جاری کرتے۔ اذان ہوتی تو احباب سے فرماتے مسجد میں جا کر نماز ادا کرو۔ میں پہلے دن حاضر ہوا اور آپ کے ارشاد پر نماز کے لئے مسجد میں جانے لگا تو فرمایا تم یہیں نماز ادا کرو۔ ان دنوں شیخ تیمور صاحب نماز پڑھایا کرتے۔ میں آپ کے دائیں جانب چند انچ فاصلہ پر کھڑا ہوتا تو آپ اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر مجھے اپنے قریب کر لیتے۔ ایک دن اتفاق سے تیمور صاحب موجود نہیں تھے تو آپ نے مجھکو نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا اور خود میری اقتداء میں نماز پڑھی۔ ایک دفعہ آپ کے جسم مبارک کو دبانے کا موقع بھی ملا۔ اس دن آپ نے فرمایا۔ میاں ہم نے آپ کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ انگلستان تعلیم کے لئے جانے کی تیاری کرنے لگا تو آپ کی خدمت میں اجازت کا طالب ہوا۔ آپ نے میرے خط پر نہایت مختصر طور پر تحریر فرمایا استخارہ کریں آپ بھی اور آپ کے والد بھی۔ اور اگر اطمینان ہو تو اجازت ہے۔ انگلستان جا کر بھی میں آپ کی خدمت میں خط لکھتا رہا۔ آپ میرے خطوط کا جواب دیتے۔ میری واپسی آپ کی وفات کے چند ماہ بعد ہوئی جب میں قادیان آیا تو عزیزم میاں عبدالحیٔ مرحوم نے مجھے بتایا کہ آپ جب جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لے جانے لگتے تو فرماتے ظفر اللہ کے خطوط میری جیب میں ڈال دو ہم اس کے لئے دعا کریں گے۔

انگلستان کو روانگی سے پہلے آپ نے ازراہ شفقت مجھے اپنے پاس بٹھایا اور چند نصائح لکھوائیں جن سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔

محترم چوہدری صاحب نے فرمایا ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو دو بج کر بیس منٹ پر عین نماز کی حالت میں آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات پر پاک و ہند کے اخبارات نے بکثرت تبصرے لکھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا:۔

"حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی ثم قادیانی وہ علامہ دہر تھے جن کی ساری عمر قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے میں گذری۔ ہر مذہب و ملت کے خلاف اسلام کا رد آپ نے آیات قرآنی سے کیا۔ آپ کے پاس علم تفسیر کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔

(الہلال کلکتہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۳۷۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانین وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بعد گھانین وفد کے نمائندہ مکرم مسٹر وکیل عبداللہ اسا کا صاحب نے انگریزی زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ میں گھانا میں آباد قریباً لاکھوں احمدی بھائیوں کا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا تحفہ لایا ہوں۔

آپ نے فرمایا ۱۹۲۱ء میں گھانا میں احمدیہ مشن کا آغاز ہوا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت نے بہت ترقی کی ہے۔ اس وقت وہاں جماعت کی ۲۸۰ مساجد ۱۰۰ مشن ہاؤس ۵۰ پرائمری اور مڈل سکول اور سیکنڈری سکول ہیں۔ ایک مشنری ٹریننگ کالج ہے جو تمام مغربی افریقہ کے لئے مبلغ تیار کر رہا ہے۔ ایک گرلز ووکیشنل سنٹر اور چار ہسپتال ہیں۔ احمدیہ مشن گھانا ملک کا پہلا اور واحد مسلم اخبار شائع کر رہا ہے۔ یہ اخبار اب قومی اخبار کی حیثیت حاصل کر گیا ہے جس کے اداریے ریڈیو گھانا اور گھانا ٹیلی ویژن پر بھی پڑھے جاتے ہیں

احمدیہ جماعت گھانا میں خوب منظم ہے۔ وہ علاقائی اور لوکل جماعتوں میں منقسم ہے جن میں سے ہر ایک ایک تربیت یافتہ مبلغ کی زیر نگرانی ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں ۱۰۰ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۹۰ گھانین ہیں جن میں امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب سمیت سات ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب پہلے عوش قسمت افریقن ہیں۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بقاءہٗ کی طرف سے سب سے پہلا افریقن امیر مقرر کیا گیا ہے۔

اس سال جماعت احمدیہ گھانا نے احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ کے چار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں اسلامی مبلغ کے طور پر پوری ٹریننگ لینے کے لئے بھیجا ہے۔ ان کو مل کر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے گھانین طلباء کی تعداد سات ہو گئی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ یہ بات بھی احباب کی دلچسپی کا موجب ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور جماعت کے بین الاقوامی مرکز کی مدد سے ہماری جماعت نے ایک حافظ قرآن تیار کیا ہے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ پہلا افریقن مسلم احمدی ہے جس کو اول سے آخر تک پورا قرآن کریم حفظ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ۔

باقاعدہ مبلغین کے علاوہ جماعت احمدیہ گھانا نے احمدیہ مسلم پریچنگ آرگنائزیشن کے نام سے رضاکار مبلغین کی ایک تنظیم قائم کی ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد تین صد کے قریب ہے اور وہ باقاعدہ مبلغین کرام کے ساتھ ساتھ گھانین لوگوں کو احمدیت کا عظیم پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں۔ گھانا میں تمام جماعتیں مستعد ہیں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم ہیں جو جماعتی اور قومی ترقی میں ایک اہم رول ادا کر رہی ہیں۔

گذشتہ سال جماعت احمدیہ گھانا کو متعدد اہم کام کرنے کی خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق ملی ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خاص اجازت سے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے۔ یہ خاص اجازت نامہ اس لئے دیا گیا تھا کہ ملک کو زرمبادلہ کی مشکلات پیش ہیں اس لئے یہ قریباً ناممکن ہے کہ باہر سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے نسخے منگوائے جائیں آسان ترجمہ بھی تیار ہے۔ اور اس کو شائع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

گھانا میں اس سال آئینی حکومت قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ احمدی پارلیمنٹ کے ممبر چنے گئے ہیں۔ ان میں مسٹر ای۔ ڈی۔ محامی بھی شامل ہیں جو پارلیمنٹ کے پہلے ڈپٹی سپیکر اور اس پارلیمنٹری کمیٹی کے چیئرمین ہیں جس کے سپرد وزراء اور کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کی ضروریات مہیا کرنا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے گھانوی وفد میں پارلیمنٹ کے ایک احمدی ممبر نورالدین آدم عطاء بھی شامل ہیں جو وزارت تعلیم کے نگران اور پارلیمنٹ میں ڈپٹی چیف وہپ بھی ہیں۔ وفد کے ایک اور ممبر الحاج اسحاق خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈپٹی انکم ٹیکس کمشنر ہیں۔

آپ نے فرمایا ہمارے مبلغین کرام ڈاکٹر اور اساتذہ جو نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کام کر رہے ہیں کی مشترکہ کوششوں کے نتیجہ میں احمدیت گھانا میں خاص اثر رکھتی ہے۔ گھانا کے چیف جسٹس آزو کمبیے (AZO) (RABBE) جب چیو رمشس کانفرنس میں شمولیت کیلئے پاکستان آئے تو انہوں نے گھانا کی جماعت احمدیہ کو اس کے معاشرتی اخلاقی اور روحانی ترقی اہم کردار ادا کرنے پر عظیم خراج تحسین ادا کیا تھا۔

آپ نے فرمایا میں اپنی تقریر کے آخر میں ایک غیر احمدی گھانوی مسلم کے بے تعصب خیال کو جو چند ماہ ہوئے گھانوی اخبار "دی ڈیلی گرافک" میں شائع ہوا تھا پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے تحریر کیا تھا۔

"اگر جماعت احمدیہ جس نے گھانا میں بالخصوص تعلیمی معاشرتی اور مذہبی میدانوں میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ نہ ہوتی تو اسلام کی شبیہ اور صورت اس طرح مدہم ہو جاتی کہ لوگ اسے صرف قسمت بتانے کے لئے استعمال کرتے"۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ احباب جماعت احمدیہ گھانا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آمین۔

اس کے بعد چند اعلانات ہوئے اور پھر اجلاس دوسرے وقت کے لئے برخواست کر دیا گیا۔

مرتبہ
(سلطان احمد پیر کوٹی)

ہمارے انصار بھائی توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں۔ اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اولین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی یہ نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستی دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے"۔

انصار کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ کراچی قیادت ۲ کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں محترمہ ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ قیادت ۲ حلقہ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی کی ایک سرگرم رکن اور عہدیدار تھیں۔ ان کی وفات سے ہماری لجنہ کو بہت نقصان ہوا ہے اور ایک بڑا خلاء محسوس ہوتا ہے۔ ہماری قیادت کے اکثر بڑے جلسے ان کے گھر پر منعقد ہوتے تھے۔ انتہائی گرمجوشی کے ساتھ جلسہ کے جملہ انتظامات اپنے سر لے لیتیں اور خندہ پیشانی کے ساتھ مالی۔ وقتی اور مکانی ہر طرح کی قربانی کے لئے ہر لمحہ تیار رہتی تھیں۔ لجنہ کی ہر ضرورت کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ جب کبھی کسی ضرورت کیلئے انکے پاس گئے کبھی ناکام واپس نہیں لوٹے۔ دین کے ہر کام میں پوری طرح حصہ لینے والی بہت خدمت خلق کرنے والی۔ ہر سال سینکڑوں مریضوں کا مفت علاج کرنے والی سینکڑوں انسانوں کی محسن اور ہمدرد۔ اور خاص طور پر لجنہ اماء اللہ قیادت ۲ کی انتہائی محسن خاتون تھیں۔ ہم مرحومہ کے شوہر۔ تینوں بیٹوں۔ دونوں بیٹیوں۔ بہنوں بھائیوں اور جملہ لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس سانحہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (ممبرات لجنہ اماء اللہ قیادت ۲ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی افضال کا تذکرہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

سیکریٹریٹ نہیں بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں پچھلے سال صرف ایک کلرک معاونہ دیکر رکھنے کی منظوری دی گئی ہے۔ سارا کام جماعت کے مختلف عہدیداران اپنے طور پر کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس منصوبے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم کرنے ہیں۔ نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں۔ دُنیا کی ایک سَو زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے انہیں شائع کرنا ہے اور اسلامی لٹریچر کی مختلف ممالک کی اپنی زبانوں میں کثرت سے اشاعت کرنی ہے۔

صد سالہ جوبلی فنڈ کے شیریں ثمرات

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس منصوبہ کے شیریں پھل اللہ تعالیٰ نے عطا کرنے شروع کر دئے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلا پھل جو ملا ہے وہ سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں ایک خوشنما مسجد، مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش گاہ کی تعمیر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مسجد شہر سے باہر ایک پہاڑی چوٹی پر تعمیر کی گئی ہے اور سارے شہر سے یہ مسجد نظر آتی ہے اور اس مسجد سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس منصوبے کا دوسرا پھل اس مسجد کی تعمیر کے بعد ملا۔ وہ اس طرح سے کہ جب یہ جگہ بن گئی تو ایک سلسلہ بیعتوں کا شروع ہو گیا اور مختلف ممالک کے لوگوں نے گوٹن برگ آ کر احمدیت کو قبول کرنا شروع کر دیا۔

اس منصوبے کے تیسرے شیریں پھل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس منصوبے کے تحت عالمی کسرِ صلیب کانفرنس لندن میں منعقد کی گئی جس کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی اور اخبارات، رسالوں اور پریس کے ذریعہ قریباً چودہ کروڑ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس تعداد میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سننے والوں کی تعداد شامل نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس جلسہ سالانہ میں میرے لڑکے انس احمد نے جو تقریر کی ہے وہ جن لوگوں نے سُنی ہے انہیں معلوم ہوا ہو گا کہ کسرِ صلیب کانفرنس کتنی کامیاب رہی اور کتنے وسیع اثرات کی حامل بنی۔

• اس منصوبے کے تحت اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے سلسلہ میں حضور نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے اقتباسات پر مشتمل ایک کتاب ESSENCE OF ISLAM اس فنڈ سے لندن مشن نے شائع کی ہے۔ ان اقتباسات کا انگریزی ترجمہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس فنڈ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی THE PHILOSOPHY OF TEACHINGS OF ISLAM کے نام سے انگریزی میں چھاپی جا رہی ہے انشاء اللہ اسے لاکھوں کی تعداد میں شائع کیا جائے گا۔

اس منصوبے کا ایک اور شیریں پھل یہ ہے کہ ناروے کی جماعت نے پچھلے دنوں ایک بہت بڑی تین منزلہ عمارت جو کہ چار کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور ناروے شہر کے وسط میں واقع ہے پندرہ لاکھ کرونے (ناروے کا سکہ) میں خرید لی ہے۔ یہ عمارت جماعت کی ساری ضرورتیں پوری کرنے کے علاوہ دو خاندانوں کی رہائش کے لئے بھی کافی ہے، الحمد للہ۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عمارت جماعت ہائے احمدیہ یورپ اور انگلستان نے خریدی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اسلامی عظمتِ رفتہ کی تاریخی یادگار سپین میں صد سالہ جوبلی فنڈ سے حاصل ہونے والے ایک شیریں پھل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سپین میں زمین کی خریداری کے لئے میں ۱۹۷۰ء سے کوشش کر رہا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ قرطبہ کے ۱۹۷۰ء کے دورے کے دوران میرا تاثر یہ تھا کہ یہ لوگ ملنسار ہیں اور مسلمانوں سے تعصب نہیں رکھتے۔ قرطبہ سے قریباً ۲۴ میل دُور ایک گاؤں میں ایک زمین مل گئی ہے سات آٹھ ہزار پاؤنڈ میں اور وہاں کے لوگوں نے یہ اجازت دے دی ہے کہ یہاں پر مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کر لیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ملک کیتھولک ازم کا گڑھ ہے اور یہاں کا کلیسا بڑا متعصب ہے اس لحاظ سے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں نئے منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمیں فرانس اور اٹلی میں ایک ایک جگہ ملنی چاہیئے اور اسی طرح سات آٹھ ہزار پاؤنڈ میں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کوئی قیمت نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ امید ہے کہ تین چار ماہ میں یہ جگہ بھی مل جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں چھوٹی سی زمین چاہیئے ہمیں آج محل نہیں بنانے محل بنانے والے بناتے رہیں گے ابھی جو وسائل ہمارے پاس ہیں ہم اسی کے مطابق کام کرتے رہیں گے جب اور وسائل آجائینگے تو ہم اور کام کریں گے اور ہمارا دماغ اور منصوبے سوچے گا۔ حضور نے پُر جلال آواز میں فرمایا کہ اُس وقت تک میرا اور آپ کا دماغ کام کرتا رہیگا جب تک دُنیا میں ایک بھی ایسا شخص جس نے خدا کی معرفت حاصل نہیں کی باقی ہے۔

سرینگر میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر

حضور نے فرمایا کہ کشمیر میں سری نگر کے شہر میں محلہ خانیار ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ ہے۔ جماعتِ احمدیہ نے دُنیا بھر میں اس بات کا چرچا کیا ہے جس سے اس جگہ کو بہت اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور کشمیر اور سری نگر آنے والے غیر ملکی سیاح اس مقبرے کو دیکھنے آتے ہیں۔ اس محلہ اور اس شہر میں بڑی پُرانی جماعت قائم ہے۔ اب بھارت کی جماعت ہائے احمدیہ نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے منصوبے کے تحت اپنے ملک کے چندوں کی مد سے سرینگر میں ایک شاندار مسجد، مشن ہاؤس اور مبلغ کی رہائش گاہ تعمیر کی ہے۔

قرآن کریم کے تراجم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

حضور نے فرمایا کہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں جو بتانے والی ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے میری وہ دلی خواہش اور تڑپ پوری ہونے کا سامان پیدا ہو رہا ہے کہ قرآن کریم کے انگریزی تراجم کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہو۔ حضور نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ امریکہ میں دس سال کے اندر اندر ایک ملین یعنی دس لاکھ قرآن کریم کے انگریزی تراجم پھیلا دئے جائیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ کی جماعت نے بیس ہزار نسخے شائع کر دیئے ہیں اور ایک بہت بڑے مطبع خانہ سے ہمارا تعلق ہو گیا ہے۔ اب اگر کوئی تھوک فروش ہمیں یہ کہے کہ میں ایک لاکھ نسخے قرآنِ عظیم کے لینے کو تیار ہوں تو یہ چھاپہ خانہ ۵۰ دنوں کے اندر اندر یہ سارے نسخے چھاپ کر دے دے گا۔

اس کے علاوہ فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو گیا ہے وہ بھی جلد چھپ جائے گا۔ روسی زبان میں ترجمہ موجود ہے اس پر نظرِ ثانی کی جانی باقی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا ایک مبلغ چینی زبان سیکھ رہا ہے اس طرح سے ہم دُنیا کی کم از کم اسّی فیصد آبادی کے ہاتھ میں قرآن کریم کی دولت تھما دیں گے اب اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا ان کا کام ہو گا۔

درخواستِ دُعا

برادرم مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدر آباد سندھ حال ربوہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہوا تھا لیکن جلسہ کے ایام میں بیماری شدت اختیار کر گئی۔ بے چینی اور نقاہت زیادہ ہے اور ساتھ ہی کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ کے اس مخلص خادم کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

(عبداللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

(۲) عزیزم چوہدری فضل احمد صاحب بھٹی مینیجر یونائیٹڈ بنک میرپور خاص دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ کراچی ہسپتال میں زیرِ علاج رہنے کے بعد اب میرپور خاص واپس آ گئے ہیں۔ پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ احبابِ کرام سے عزیز موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اعظم بوتالوی مولوی فاضل)

زرعی و سکنی جائیداد کے خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۴۰۵